موت کو سمجھے ہیں غافل اختتام زندگی
ہے یہ شام زندگی صبح دوام زندگی

علامہ اقبالؒ

مقالہ

امام الحدیث، محدث کبیر و شیخ الحدیث

حضرت مولانا شیخ عبد الحق صاحب اعظمی رحمۃ اللہ علیہ

استاذ حدیث وفقہ ام المدارس دار العلوم دیوبند

۱۳۵۰ھ/۱۹۲۸ء..................۱۴۳۸ھ/۲۰۱۶ء

از قلم

مفتی محمد عامر کانپوری

استاذ جامعہ محمودیہ اشرف العلوم جامع مسجد اشرف آباد جاجمؤ کانپور

جشن صد سالہ ۱۳۳۸ - ۱۴۳۸ھ

امام الحدیث، محدث کبیر و شیخ الحدیث

حضرت مولانا شیخ عبدالحق صاحب اعظمی رحمۃ اللہ علیہ

استاذ حدیث و فقہ ام المدارس دارالعلوم دیوبند

۱۳۵۰ھ/۱۹۲۸ء.................۱۴۳۸ھ/۲۰۱۶ء

تاریخ اگر ڈھونڈے گی شیخ ثانی کو

ثانی تو بڑی چیز ہے سایہ نہ ملے گا

قدرت کے آگے ہر ایک مجبور ہے، چاہے وہ شاہی و گدائی کا رہنے والا ہو یا بادیہ نشینی میں بسیرا کرنے والا ہو، یا پھر علم و فضل کا مالک ہو، یہاں ہر ایک اس کے آگے لاچار، مجبور اور بے کس ہے، کوئی خاموشی سے جاتا ہے اور کوئی رنج و غم دیکر جاتا ہے، کچھ یہ کہ صرف اپنے بچوں کو یتیم اور اپنے گھر کو ویران کرتے ہیں اور کچھ سارے شہر کو یتیم اور اپنے گھر کو ویران کرتے ہیں، اور بعض جانے والے، دل کے اس نہاں خانے میں ہوتے ہیں کہ ہزار تسلی کے باوجود ان کی یادیں ان کی باتیں رہ رہ کر آنکھوں کو اشکبار کرتی رہتیں ہیں۔

جان کر من جملۂ خاصانِ میخانہ مجھے

مدتوں رویاں کریں گے جام و پیمانہ مجھے

ولادت :۔آپ کی پیدائش رجب کے مہینہ میں دوشنبہ کے دن ۱۹۲۸ء کو جگدیش پور ضلع اعظم گڑھ میں ہوئی۔

تعلیم کا آغاز :۔آپکی ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں کے مکتب سے شروع ہوئی، پھر عربی درجات مدرسہ عربیہ بیت العلوم سرائے میر اعظم گڑھ میں، پھر دارالعلوم مئو میں داخل ہو کر ہفتم عربی تک تعلیم مکمل کی، پھر ۱۹۴۸ء میں دارالعلوم دیوبند کے دورۂ حدیث شریف میں داخل ہو کر شیخ الاسلام حسین احمد مدنیؒ اور مولانا فخر الحسنؒ وغیرہ کے سامنے شرف تلمذ حاصل کیا۔

تدریسی زندگی کا آغاز: ۱۹۴۸ء میں فراغت کے بعد آپ نے مطلع العلوم بنارس سے اپنی تدریسی زندگی کا آغاز کیا۔تقریباً ۱۶ سال تک آپ نے اس ادارے اور اس علاقے کو اپنے علمی فیضان، عملی کردار، اور باطنی فیض سے مستفید کیا، ضلالت وگمراہی کے اندھیرے کونورو ہدایت سے معمور کیا۔ پھر آپ وہاں سے الوداع کہہ کر دارالعلوم مئو میں تدریسی خدمات انجام دیا اور وہاں تقریباً ۱۲ سال تک علم حدیث کا چیراغ روشن کیا۔اس کے بعد تائیدایزدی سے آپ بحیثیت شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند تشریف لے آئے ،اور ۳۲ سال تک یعنی اوّل تا آخر بخاری شریف کی نغمہ سرائی کرتے رہے ہزاروں طلبہ عزیز کوفیض پہنچاتے رہےاور وہاں کی درودیوار کوقال اللہ وقال الرسول کی صداء سناتے رہے۔

زندگی قطرے کی سکھلائی ہے اسرارحیات
یہ کبھی گوہر کبھی شبنم ،کبھی آنسو ہوا

اوصاف حمیدہ: لمبا قد اگہرارنگ کشادہ پیشانی، لمبی، گھنی ،اور سفید داڑھی، آنکھ پہ عینک، سر پہ گول ٹوپی، جبہ نما کرتا، کاندھے پر رومال، ہاتھ میں عصا کے ساتھ باوقار اور بارعب معلوم ہوتے جسے دیکھ کر خدایاد آجائے۔آپ خداترس، خدارسیدہ بندوں میں سے تھے۔اللہ تعالیٰ نے آپ کے اندر ایسی جاذبیت اور ایسی کشش رکھی تھی کہ کوئی بھی آپ کو دیکھ کر مرعوب ومتاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا، اور دعا کے لیے اپنا قدم نہ بڑھاتا ہو۔حضرت شیخ ثانیؒ کی زندگی گوناگوں صفات وخصوصیات کی حامل تھی ،آپ اسلاف کی روایات کے امین ومحافظ تھے،تقویٰ وطہارت، انابت الی اللہ، عاجزی وانکساری،تواضع ومسکنت،فنافی اللہ،فکر آخرت سے معمور تھے،حصول علم بالخصوص فن حدیث کے دلدادہ وعاشق تھے،اس کے سچے، پکے اور بے لوث خادم تھے۔ آپ کے علم وعمل میں پختگی ،گہرائی وگیرائی تھی ،فکرونظر میں بلندی ورفعت تھی ،زبان وادب میں برجستہ گویائی تھی اور خطابت کی سحر آفرینی تھی ،ان تمام صفات کے ساتھ ساتھ آپ کی زندگی تکلفات سے خالی اور تصنعات سے عاری تھی ،مزاج میں سادگی ،لباس میں خاک ساری ایسی تھی کہ ہر چیز سے آپ نمایاں تھے۔

تمہاراحسن آرائش تمہاری سادگی زیور
تمہیں کوئی ضرورت ہی نہیں بنے سنورنے کی

علمی کمال اور دینی جمال کی بادِ بہاری: فخر ہند محدّث عصر حضرت مولانا شیخ عبدالحق صاحب نور اللہ مرقدہ کو اللہ تعالیٰ نے علم وفضل اور حدیث، فقہ، تفسیر اور آسماء الرجال میں ایسا ملکہ عطاء فرمایا تھا کہ درس و تدریس کے دوران ایسا لگتا تھا کہ علم وکمال کی مینہ برس رہی ہے۔ ہر طرف علم وفن کی باتیں، علمائے سلف کے قصے، حدیث واسماء الرجال کے تذکرے، علمی نکتے اور لطیفے نمایا ہوتے، بچپن ہی سے آپ مطالعہ وکتب بینی کے دلدادہ ورسیا تھے، علمی ومذاکراتی انہماک ہر آن رہتا تھا۔ ان کے درس میں ایسا لگتا جیسے علم وفکر کا موسم بہار آ گیا ہو، فیضانِ علمی وبخشش آگہی کی باد بہاری چلنے لگی ہو۔

درس بخاری شریف کی خدمت اور انداز سخن: دار العلوم دیو بند میں آمد کے بعد سے اور آخری سانس تک آپ نے بخاری شریف کی خدمت انجام دی، حضرت شیخ کی اس طویل عرصے تک بخاری شریف کی خدمت من جانب اللہ قبولیت کا حصّہ تھی، ان کے لیے یہ بہت بڑی سعادت تھی، اور سب سے بڑی سعادت یہ تھی کہ آپ فراغت کے بعد ہی سے ہر جگہ شیخ الحدیث کے منصب پر فائز رہے۔

آپ کا درس بخاری بہت ہی مقبول تھا اپنے اندر درایۃ وروایت لیئے ہوئے تھا، نغمہ سرائی کا ایک ماحول ہوتا تھا، عبارت خوانی ایک انداز تھا، ہر چند آپ کا درس حدیث نہ صرف عالم عرب وعجم، بلکہ عالم اسلام کے لیے بے نظیر تھا، آپ کی گفتگو اصول حدیث اور شروط ائمہ اربعہ کے موضوع پر ہوا کرتا تھا؛ لیکن ساتھ ساتھ وہ فقہ وتفسیر، ادب ولغت، نحو وصرف قرأت وتجوید، حکمت بیانی، طلاقتِ لسانی، لطیف اشاروں اور ماہرانہ رموز ونکات کا جامع ہوا کرتا تھا، جس سے درس دہندہ کی سلیقہ مندی کثرت علم وسعتِ مطالعہ، ظرف نگاہی، پختہ مغزی، طولِ تجربہ، فکر وفن سے گہری مناسبت اور اپنے موضوع پر دیرینہ ادھیڑ پن کے ساتھ ساتھ راہ اکتساب علم میں اس کی شب بیداری اور شمع شعاری و پروانہ مزاجی کا بخوبی اندازہ ہوتا تھا۔ نیز ان کی ذہانت، قوّت حافظہ، کثرتِ محفوظات، طلبہ ومستفیدین کے سامنے مواد ومضامین پیش کرنے کے حوالے سے، ان کی فن کاری اور چابک دستی کا بھی پتہ چلتا تھا؛ لیکن ساتھ ہی جب بھی کسی عالم باکمال، زاہداوّاب، محدّثِ جلیل، فقیہ بابصیرت کا تذکرہ کرتے ہیں، یا ان کے حصول علم کی داستان انکی زبان پر آجاتی ہے، یا راہِ علم میں بھوک پیاس سے بے پرواہ ہوکر اور راستے کی درازی وخطرناکی سے بے خوف ہوکر اُن کی بے نظیر اخلاص،

اپنے خدا اور اُس کے رسول سے ان کی محبت وفنائیت کی طرف اشارہ کرتے ہیں، تو وہ بار بار آبدیدہ اور بے قابو ہو جاتے ہیں، کئی کئی منٹ تک سلسلہ درس منقطع کر دیا کرتے تھے۔

اس خاک کو اللہ نے بخشے ہیں وہ آنسو
کرتی ہے چمک جس کے سطاروں کو عرقناک

سینے میں اس کے درد تھا اور وہ بھی لازوال
اس دردِ لازوال کا درماں چلا گیا

وفات :۔موت تو ایک ایسی حقیقت ہے، جس سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا، اور یہ وہ مرحلہ ہے جس سے دینا میں ہر آنکھ کھولنے والے کو گزرنا ہے چاہے وہ کسی بھی مراحل پر کیوں نہ پہنچ جائے، وقت موعود آ کر ہی رہتی ہے۔ یہ قدرت کا قانون ہے، جو ٹل نہیں سکتا، بالآخر ۸۸ سال کی عمر میں پیٹ میں انفکشن کی شکایت ہوئی اور ۲۹ دسمبر ۲۰۱۶ کو علم و عمل کا یہ تابندہ سورج ہمیشہ کے لئے غروب ہو گیا اور اپنی آواز سے قال اللہ وقال الرسول کی صدا بلند کرنے والا ہمیشہ کے لئے خاموش ہو گیا اور اپنے مولائے حقیقی کے جوار میں چل بسا اور ہم سب طلبہ عزیز محبین دار العلوم کو رنجیدہ، افسردہ اور مغموم کر گیا، اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیْہِ رَاجِعُوْ نْ ،،

وہ چراغ علم ہے اور خاک کی آغوش ہے
آہ! وہ طوفاں ہمیشہ کے لئے خاموش ہے

اب ہم سب کا فرض ہے کہ جس انسان نے اپنی پوری زندگی ہمارے لئے وقف کر دی اور علم دین کا جام پلاتا رہا، اور اللہ کا دین اور اس کے رسول کی شریعت کی صداء سناتا رہا کہ اب انہیں اپنی نیم شب کی دعاؤں میں یاد کریں۔ اللہ تعالیٰ آپکو کروٹ کروٹ لمحہ لمحہ چین وسکون نصیب فرمائیں۔ آمین، ثم آمین

اللہ تعالیٰ آپ کو کروٹ کروٹ لمحہ لمحہ چین وسکون عطا فرمائے۔ آمین۔

یہ کون اٹھا کہ دیر و کعبہ شکستہ دل، حستہ جام پہنچے
جھکا کے اپنے دلوں کے پرچم خواص پہنچے، عوام پہنچے
تیری لحد پے خدا کی رحمت، تیری لحد کو سلام پہنچے

(سورش کاشمیری)